

REGISTERED No 783
۱۹۳۱ء
1931
LUCKNOW
OUDH PUNCH
1931
कीमत पेशगी
सालाना ५
छमाही ३
तिमाही २

افشانی قوام رجسٹرڈ

برانچ کلکتہ — برانچ امین آباد لکھنؤ

جو تمام کارخانوں کے تیار کردہ قواموں سے اسوقت تک زیادہ مقبولیت حاصل کر چکا ہے

قیمت فی تولہ ۴ٓ

فہرست کارخانہ طلب کرنے سے مفت روانہ ہوگی

المشتہر

مقتدا خاں اقتدا خاں تاجر تمباکو و عطر لکھنؤ

سیاحت نامہ

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب آئین لکھنوی کا منظوم سفرنامہ عراق عجب دلچسپ نظم ہے پڑھیے اور شاعری کی شاعرانہ استادی سے فائدہ اٹھائیے قیمت فی جلد ۸ٓ ٹکٹ بھیجئے وی پی اور منی آرڈر کی حاجت ہے

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

توجہ طلب

(۱) اودھ پنچ میں جرائم کی خبریں نہیں ہوتیں۔ مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ پرفحش مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ عیاشوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل ضحک امور پر خود ہنستا ہے۔ اور دوسروں کو ہنسی کی تعلیم دیتا ہے اور ساتھ ہی اودھ پنچ صرف اپنی بضاعت پر قانع اور مصنوعات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر نظر نہ کیجئے۔ یہ خبر کی کمی ہے اس پر چہ کو پڑھیے اور دیکھئے کہ کو ہر ورق میں فرق ہے بلکہ افادات کی جدت رائے کی صداقت ہر وقت سے درحقیقت کتنی صحیح نتائج واقعات اور بنیادی اصلاحات۔ اخلاقی و سیاسی و ادبی پر مقرر کیجئے کہ سال بھر کے پرچوں میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

(قواعد و ضوابط)

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) کرایہ شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائیگی یعنی چار روپیہ (عہ) سالانہ قیمت لی جائے گی یہ رعایت صرف شاگردوں کے لیے ہے۔

(۳) طالبان سفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھیجوا دیں اس طرح پانچ نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ لاقیمت جاری کرائیں۔ ورنہ دام دام نہیں تو قدر کی کوشش سے کام اٹھائیں مذہب یا نادار یا جنسی کا درخواست بلا قیمت ہے۔

(۴) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکخانے صاحب لوگ ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ درستی میں ڈاکخانے پہنچا جاتا ہے لیکن یہ ممکن ہے کہ ہر نمبر کی حفاظت کے عقب میں پنچ جاتا ہے اور ہر پرچے کا نام لکھا ہوتا ہے اور ہر ایک کا لفافہ ہوتا ہے مگر قومی وردی کے دو لفافے پہ نیاز سے نمبر خود نہیں پہنچ سکتا اور ہر پرچہ کو گم کرنے کی عادت ہو گئی ہے۔ ان غلطیوں کا علاج ہم کیا کریں۔ گمشدہ نمبر دوبارہ طلب کیا جائے گا۔ پہلی حفاظت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں تاکہ حق محفوظ نہیں ہے لہٰذا معہود قسط پر نہیں ہوتا۔

(۵) مضامین اودھ پنچ کی اصلاح کا اجازت کے مطابق ہر نمبر کے مطابق [illegible] ہیں۔

(۶) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص کی [illegible] نوٹ: منیجر حضرات خود ارسال [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ بابت ۱۹۳۰ء

چند فائل برائے فروخت موجود ہیں یہ مجلدات ذخائر علم و ادب و ظرافت و سیاست سے مالامال ہیں۔ ہر کتب خانے میں محفوظ رہنے چاہئیں۔ اس کے علاوہ سنین ماضیہ کے بھی مکمل فائل برائے فروخت موجود ہیں طلب فرمائیے۔ قیمت فی جلد للعہ

اودھ پنچ ہر ماہ میں پرچہ ہے۔ اسمیں اشتہار دے کے فائدہ اٹھائیے

"منیجر"

سوراجیہ آپ کے لیے بیکار ہے

اگر آپ بیکار ہیں اور ترقی کرنے کی قدرت نہیں رکھتے تو سوراج ترقی عالی جو اب بھی کیا کر سکتے ہیں۔ سب سے بڑی سوراج لینے والے بے اپنے آپ کو گولیوں کا استعمال کر کے بیشتر خون اور معدہ کی خرابی دور کی جائیں اور ہر قسم کی کمزوری سے نجات حاصل کریں اور سوراج کا مزہ چکھنے کے لیے تیار ہو جائیں۔ قیمت فی شیشی ۳۲ گولی عہ ۶۴ گولی عہ روپیہ (للعہ) صحت و تندرستی کی حفاظت اور وست کی وسعت شامل ہے علاوہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر اعلیٰ مفت منگوا کر ملاحظہ فرمائیے۔

وید شاستری جام نگر کاٹھیاوار

مضامین

[illegible]

اسیر زلف سیاہ

(رومانی ناول)

[illegible]

نئی زندگی شروع ہو جائے۔

ہاں تو قصہ ... کے ایک ہوٹل میں ... نے [illegible] ہوٹل کی مالک کی لڑکی ہے [illegible]

[illegible]

لیکن ہوٹل کی ایک ... لڑکیوں میں سے دو تھیں [illegible]

[illegible] ایک ہی ہوٹل میں [illegible] ان پر ہزار جان سے عاشق ہو گئیں۔ کمپنی والوں [illegible] کی کوشش کرنے کی بہت [illegible] اور کسی طرح قبول نہیں کی جا سکتی ہیں۔ چنانچہ کمپنی کو ایک [illegible] لڑکی کے انتظار [illegible] ہوٹل کے [illegible] کرنے کے جرم سے [illegible] چلے جانے لگے۔ ان کی شادی ایک نئے طریقے سے [illegible] کے اندر کی گئی۔ اور یوں ڈیزی کی سوتیلی ماں آ گئیں۔ انھوں نے جو سب سے پہلا کام کیا وہ یہ تھا کہ انھوں نے [illegible] ہیزل کو [illegible] ہوٹل واپس بھیج دیا۔ ان کے خیال میں ہیزل کی سی حسین لڑکی [illegible] کمپنی کی صحت کا [illegible] نہیں

[illegible] سکتا تھا لیکن [illegible] کسی ایسی بات کے سیکھنے کی محتاج نہ تھی۔

[illegible] کی سوتیلی ماں نے خود [illegible] کا خیال ہی [illegible] کیا اور بڑی سخت ثابت ہوئیں۔ انھوں نے [illegible] یہاں تک کہ [illegible] کر سکتے تھے کہ وہ [illegible] میں شادی کا ایک [illegible] لائسنس حاصل کریں [illegible] کر لیں۔

[illegible] کہتی ہیں کہ اگر کوئی مذاق سے یہ کہہ دیتا ہے کہ اب [illegible] اس شادی کا [illegible] ساحل

اطلاع [illegible] بنام [illegible]

[illegible]

بنام

[illegible]

۲۶ [illegible] ۱۹۳۱ء [illegible] دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم

بحروف انگریزی

مہر عدالت

نوٹس [illegible] دکھانے وجہ [illegible]

[illegible]

بنام

[illegible]

[illegible] جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم بحروف انگریزی

مہر عدالت

[illegible]

امریکہ کے ہر شہر اور ہر قصبہ میں باقاعدہ طور پر اس بار بیاہے گئے ہیں اور دنیا کا کوئی شخص اُن سے اس معاملے میں نہیں جیت سکتا۔

ہر چہ صورت حال یہ ہے جو تحریر کی گئی ہے کہ اگر یہ بیگم شا اس بار دولہن بنائی گئیں مگر ان کے افعال و حرکات سے کبھی اس امر کی تصدیق نہ ہوئی کہ وہ کسی صورت بھی دولہن بننے کے قابل نہیں۔ وہ شادی کے موقع پر بھی دولہا کے متعلق اپنے خیال کے اظہار سے باز نہ آئی تھیں یہاں تک کہ بعض وقت تو پبلک کو یہ احتمال بھی ہوا کہ اب اس چڑیل میں کیا رہ گیا ہے جو مسٹر شا اسے بیاہنے جا رہے ہیں۔ ۱۹۲۰ء کا ذکر ہے کہ آجکل میں زرد تھی کہ کوئی بھی یہ پسند نہیں کرتا کہ وہ پیسے خرچ کر کے ایسی شادی میں شریک ہو جس میں دولہن کی عمر ساٹھ کے قریب ہو اور پھر اسکا فراق بھی چڑھ چکا ہو۔

لیکن یہ بیگم شا کا اپنے چہرے پر کوئی ملامت نہیں کر سکتی۔ اسلئے کہ زردمی کے باوجود ان کو بہت اچھے طور پر دیتے ہوئے خیال میں یہ بہت بڑا اسٹر تھا کہ مسٹر شا کی کے پاس کرنے کا خیال آنے سے پہلے ہی طنطنہ اتنی چڑھ جائے کہ وہ بے ہوش ہو جائے۔ چنانچہ بیگم شا کا ذہن اس کمپنی کی زندگی سے تنگ آ گئیں اور انھیں اب اپنے ہوٹل واپس جانے کی فکر دامنگیر ہوئی۔ اسلئے اور بھی کہ لگے کا ان تک یہ خبر پہنچی کہ ان کا ہوٹل بڑے طور پر بدنام ہو رہا ہے۔ مطلب یہ تھا کہ کوئی مسافر جو تھوڑا سا بھی بصورت ہوتا تھا وہ ہیرل کو پیشہ نہ دیتا تھا۔ پھر ناشتہ کا وقت ہی والے ہوتے کی جگہ [illegible] کر دیا گیا تھا۔ زردمی کی سہیلی ماں نے اسی لیے یہ طے کیا کہ اب صورت حال تغیر ہو گئے درست ہو گی۔ اسلیے انھوں نے مسٹر شا کو بھی کار تھیال کمپنی چھوڑنے اور اپنی سلائی شروع

ماہر سلاطین [illegible] کی اب قانوناً [illegible] کر گئی ہے۔
اسی کی [illegible] ہے۔

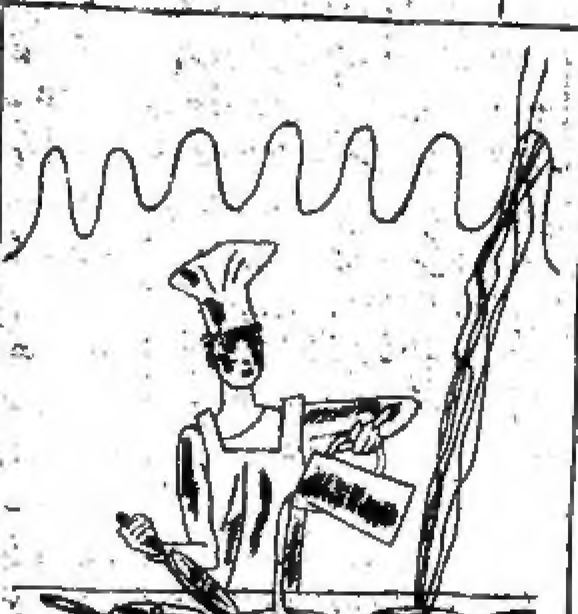
ماؤنٹ کے ہوٹل میں چند دن کرنے پر مجبور رکھا وہ اس لیے بھی تنہا انھیں کھلا و رکھی تھی کہ یہ جب لگ کر سوچ گئیں تو دانے والا پسند کیا۔ اسلیے کسان کا بیان ہے کہ جب ہیرل کے ساتھ رہتے ہیں یا ان چند دن ہی کے ساتھ دن کاٹیں۔ یہاں مسٹر سی گمنام جگہ کو دولہن جانے میں چھپایا گیا تھا مگر بعض باتوں کا ایک وقت ختم ہو جاتا ہے یہ کیا سارے عالم کے لیے ناقابل برداشت تھا۔ بہرطور اب بیسیوں روزمرہ کی خود کا طریقہ اس جگہ کمپنی نے آپس میں چندہ کر کے ان کے لیے

فلمی کی طرح ہوٹلوں میں جا کے کھاتے تھے اپنے جیسے ہی کیا کہا کرتے تھے اور یہ کہتے ہیں کہ ان کے کھانے اپنے ہی پکاتے تھے کیونکہ اچھی صورت کھانے کے بعد بھی ان کی [illegible] نہیں بھول سکتی۔ اس دولہن میں صرف ایک عیب تھا وہ یہ کہ تیرہ برس کی شادی شدہ زندگی بسر کر کے بھی اس کی بدمزاجیاں کم نہ ہوئی تھیں۔ وہ اب بھی ایک روز مرے سے اسی طرح کی محبت اور پیار کیا کرتے تھے جس نے پہلی شادی کی تھی۔ وہ بھی اس صورت کا ان کی باتوں کا ضرور رہی تھا۔

ان کو جب ہیرن زردمی کے متعلق معاملات [illegible] صاحب ان سے رخصت ہو کے چوڑیاں لیتے ہوٹل تشریف لے گئے۔ وہ اب بھی وہیں ہوٹل میں اپنی بیوی کے ساتھ رہتے ہیں اور آجکل جبکہ شراب امریکہ میں ممنوع ہے وہ اپنے غم غلط کرو کی شراب کرکے دل بہلانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں ان کا شریک غم ہیرل کا شوہر ہے۔ اسلیے کہ ہیرل نے اپنے شوہر سے طلاق لے کر شادی کر لی۔ ہیرن زردمی کمپنی کی پہلی ہیرل [illegible] تھی وہ صورت ابھی تھی کہ وہ اپنے شوہر سے چند قدم آگے تھی۔ وہ آجکل کی جتنی کمپنیاں ہیں وہ سب کی گری ہیں جو ہیرل نے کیا تھا [illegible] تھا اور [illegible] خاص فرق نہیں ہے۔

ہیرل نے جن صاحب سے شادی کی [illegible] وہ ایک اخبار نکالتے ہیں۔ وہ کسان ہیں [illegible] چنانچہ مسٹر شا [illegible]

(باقی آئندہ)



گرم گرم مال پوا
[illegible]

مال پکانے کی ایک مشین خرید دی۔ اور شوہر نے ان سے یہ کہا کہ جب تک اس مشین سے وہ کھانا نہ پکانے لگیں اس وقت تک انھیں کمپنی کو پیسہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

ساتھ ہی یہ بھی طے ہو گیا کہ زردمی ان دنوں اپنی بیگم صاحبہ کے ساتھ قیام کرینگی۔ ان کے پاس جو خیمہ تھا وہ [illegible] کہلاتا تھا۔ اسی میں وہ دونوں ناچتے اور گاتے تھے۔ ان دونوں کی گھریلو زندگی بڑی شاندار تھی۔ اسلیے کہ وہ کمپنی کے اور



سردی یا سرد مہری کے مارے پارہ اوپر نہیں چڑھتا ۔ دیکھیں اس شدت کا مقابلہ کوٹ پتلون والا کرتا ہے یا لنگوٹی والا ۔ دیدہ خواہد شد ۔


ٹیلی فون
نمبر ۱۳۹
تار کا پتہ
حنا لکھنؤ
اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ
شاخ — قنوج — دہلی — حیدرآباد دکن
فہرست
رعایت
کیجاتی ہے

خلوت آرزو بیگم بنام مسٹر برنج

مسٹر ولسلی کی

جناب صاحب!

آداب و تسلیمات۔ یہ شکایت سنا کہیں ہے کہ بہت دنوں سے تم وہ بہت سا پھیلا کر پچھلی ہر مجلس میں ملاقات نہ ہوئی مگر کیا کریں ایک یہی وجہ تو ہے نہیں۔ وہ یہ سب ہے کہ نجیب سیاسی ہیں۔ ایک طرف گاندھی کی تاک اس پر تو آپ کی کیا کمی اور کیجئے جو ہے دیکھتے ہیں ایک نہ ایک مسلم ہندوستان کے کھانے کو تیار رہتا ہے کل کی گھٹنے آنے وہاں سے اخبار کا فقرہ ہے۔

منہ پر ہوائیاں سی چھوٹی ہوئی تھیں۔ بالکل بھگو۔ آتے ہی کہنے لگے کہ پھر تو نے سنا آج ہندوستانیوں کو پھر کس طرح مسعود آزادی عنایت کرنے پر آمادہ ہیں۔ خدا بچے گاندھی سے وہ خوش نہیں ہوتے۔

میں: میں کچھ نہیں سمجھی۔ تم کیا کہتے ہو۔ بھلا گاندھی اور آزادی سے بیزاری؟

کہا کے کیا بات معلوم ہے؟

وہ: بات یہ ہے کہ گاندھی دونوں ہاتھوں سے دیگر چیزوں کو لوٹنا چاہتے ہیں بھلا وہ کیوں اپنی جائیں محنت جو دو سو سال سے ہندوستان پر نصیحتوں کے لئے برباد کر رہے تھے صاحب تو تمہارا کام ہی ایسا ہے۔ میں کہتے آگے چل کے پھر دیکھا جائے گا۔

میں: واہ کیا خوب بات بھلا ہی ہو گیا۔ کیا ایک کسی مدرسہ میں ماسٹری حاصل ہوئی ہے۔ تمہیں کو مقرر کر دیا جاتا ہے۔ خدا کی عنایت سے بات کا مطلب سمجھانے میں تم اپنا ثانی نہیں رکھتے ہیں۔ تو کہا کی بس کہ اس نے اخبار کا فقرہ کر بیٹھے سے نہیں دیکھا۔ آپ مسعود جانی آزادی کہا ہے میں نے منطق کتابوں میں پڑھا ہے کہ منطقی کسی وقت کے ہر وقفہ پر جاری رہے۔ مثلاً کے دیتا ہوں اور یہ منطق ہے کے جو دیکھ

نکلے اور نکلے کے جو ان ہو جو ہر اور منطق ہے۔ نہیں اگر کل صبح ہی ہمارے ملک آزاد ہو جائے تو اسلام آباد ہو گئے تو سارا ملک آزاد ہو گیا۔ پھر گاندھی کو کیا پڑا ہو گا کہ کل آزادی کے دشمن بن بیٹھے۔ آپ نے خود وہ دیکھے دیکھ کر کیسے بنتے ہیں جیسے؟

وہ: اور خدا تم پھر بھی نہ سمجھیں۔ ارے عجیب مرتا۔ کیسی ہو کہ صاحب دے رہے ہیں نکالی جاتے مقرر کرتے مسعود کرنے کے خواہاں ہونگے۔ مگر گاندھی حکومت جب مناسب سمجھے گی تو خاص اختیارات سے کام لے کے اپنے منتظروں میں دخل دے گی جو اسکے نزدیک نامناسب ہوں۔

میں: شاباش! اسی کو تم آزادی کہتے ہو؟ اور اس پر تم تیار۔ کیا مرکزی حکومت کے خاص اختیارات قائم رکھے گئے! اور وہ حصہ جو آزاد ہو سکتے ہیں!۔

وہ: کیوں؟ اس میں خرابی ہی کیا ہے۔ مرکزی حکومت کبھی کبھی دخل دے گی۔ کوئی ہر گھڑی تو شیطان کی بچی کی طرح سر پر کھڑی نہ رہے گی۔ یہی تو خاص سر صموئیل ہور نے بھی کسی موقع پر ظاہر کیا ہے۔ ماشاء اللہ کیسی نرمی ان حضرت کی تصویر دیکھو کیسی پیاری شخص ہے کہ کم از کم ہمیں۔ بس یہ معلوم ہوتا ہے کنول گلے کا چھتا بیٹھ کے رہ گیا ہے۔

میں: اچھا اب میں بھی معلوم ہوتا ہے یہ ایسے آدمی مشہور ہیں۔ کلام کی باتوں میں ایسی بچل کھاتے رہتے انہیں مرض ہے۔ بس! یہ ہندوستان کے ساتھ دل لگی کر رہے ہیں۔ اور یہ دو قوموں کو سمجھا نہیں دیتا کہ یہ دل لگی ہے؟

وہ: ایں! تو کیا ہندوستان کے بڑے بڑے مشہور آدمی لندن میں کسی دل لگی کے لیے جمع کیے گئے تھے؟ کیا خوب!

میں: دل لگی نہیں تو کیا جمع کوئی کام تھا؟ اب دیکھو گاندھی لنگوٹا کس کر سنبھالے خالی ہاتھ بیٹھنے پر آمادہ ہیں ہم امید ہوئی کہ کچھ ملے گا تو کیوں مایوس ہوتے۔ گاندھی کی تصویر میں وہ نکالے ہوئے ہیں۔ سر صموئیل ہور بھی ہنس رہے ہیں

اور یہی وہ ایک ہندوستانی کمیشن بھی ہوئے ہیں۔ تم اچھا خاصا دل لگی بنا ہے۔ اسے گاندھی کرن کرنا ہے۔ سوراج ان کے ہاتھ میں آنے کے لیے ہوگا۔ یہ کوئی سوچے ان کا جواب کون شخص ہے سے وہ بھی کوئی آدمی ہے؟

دیکھو۔ پہلی دل لگی تو یہ ہوئی کہ گاندھی کو تیرے تھوڑے دنوں کے لیے بھیج دیا۔ دوسری دل لگی یہ کہ اپنے طرفداروں کو سیٹ سائٹ کے حق تھا گاندھی کو قریب سے چپل کرنے کے لیے بھیجا۔ تیسری دل لگی یہ کی کہ بات بات میں الجھنیں پیدا کرنی شروع کر دیں۔ چوتھی دل لگی یہ کی کہ ہر ایک سی بنا رہا ہے۔ اچھا خاصا۔ ہوا۔ ہوا۔ چلتا پھرتا ہوا۔ ناچتا کودتا ہوا۔ آزاد ہوا۔ غریب ہوا! پانچویں دل لگی یہ کہ جب وقت پاس ختم ہونے پر آیا تو ایک کالا بچا کالا اسکا دیکھا؟ یہ سب پیارا پیارا بتایا۔ چھٹی دل لگی یہ کہ جب وہ اس کو گورے کالے کالے بیگن رنگے کھلونے کو دیکھ کے ہنستے تو شرما گیا۔

نوٹس حسب آرڈر ۲ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

[illegible]

دستخط حاکم ... ڈگری

مہر عدالت

[illegible]

عدہ ہے۔ اور یقین رکھو کہ جس جنس میں گاندھی جی اور جیل کی ہوا کھا لیں گے اور یہاں ان میں دل لگی ہوگی۔ ان لوگوں نے یہاں دل لگی یا ادبی کو ہم سنیں کیا ہے تو اس لیے کر ہم اقبال ہونے لگتی ہے جب چھیڑ آجانے کا اندیشہ ہم کیا سبب ہو کر گاندھی کے ساتھ ہاتھ پیروں کی دل لگی کا آشیانہ بگاڑ کر رہے ہیں اور سلطنت میں تباہی کا باعث ہوا اور اس سے ہندوستان محروم ہوتا ہے۔"

وہ۔ "تمہیں تو ہر بات میں دل لگی دکھائی دیتی ہے۔ میں یہ ایسی آنکھ کی بار یک بینی ہے۔ بھلا تم مجھ سے یہاں آنکھوں اور میں تمہیں جلیبیاں کھلا کے دوں تو دیکھنے والا ہنسے گا یا نہیں؟ جاہے تم جلیبیاں ہی کیوں نہ کھاؤ سب ہی یہ فکرے مشغول یاد رکھیں ہیں۔ اسے نذری ان میاں آغا خان کو دیکھو جنگلی صورت عیاشی لے اپنی پھیلا دی ہے کہ جب چاہو ایک گٹھری اٹھا کے ادھر ادھر سے ساج کر دو چلو بس یا نکال مجسمہ حاصل تیار کر دیا جائے گا۔ ہاں تو میں کہتی تھی کہ آغا خان نے کوئی تھوڑی سی دل لگی کی ہے؟ اسی کا ذکر میں تو لکھا جاتا ہے کہ ان سے اور لارڈ ونگڈن سے بہت ملے اور میاں سمو کل ہوئے سچ گئی۔ بات یہ ہوئی کہ ہماری سرکار نے دل لگی دل لگی میں ایک نام ہندوستانی مسلمانوں کی نیابت کا پتا لکھ دیا۔ انھوں نے بھی فرما تقبل لیت پر دستخط کر دیے۔ سرکار نے دل لگی کی راہ سے کہا کیوں ہز ہائنس ہندوستانی مسلمان ہرگز ہندوؤں کو دیا ہوا حقوق ملنا پسند نہیں کرتے؟"

ہز ہائنس نے مسکرا کے فرمایا۔

"بے شک۔ ہاں۔ الیسٹ۔"

پچھلے باتیں رفت گزشت ہو گئی۔ دل لگی دل لگی میں مسلمان اتنی گئے کہ اب ہندوؤں کو کبھی برابری کی دعوت غرضیانہ کا مزا چکھنا نہ پڑے گا۔ لاکھوں کی بیگم آدمی تنہا ہمارے حصے میں آئے گی اور تو علی ہماری سرکار نے کی۔ میں بار ہا ضد پر تکلیف اکثر تنگ آخر میں دل لگی کا حال کھلا کہ ہم کون اور ہم کون بس اب ہم ہی ہم رہے۔ بھلا ہم رنگ آپس میں فیصلہ کر لیں گے

رضامند نہیں ہوتے البتہ ہم کو دے کے کچھ وہ بھی منے کرتے ہیں کہ "اب تو دل لگی بھی ہونے لگی، کا زل بھی لگا۔ اور یوں جواب دو یا کہ مسلمان خاص مسلمان بھی اسی طرح کی آشیانہ بیٹھ کر رہے ہیں جیسی کہ کانگریسی ہندو مسلمانوں کو... اب تو آوازیں نکلنے لگیں۔"

"ہائیں۔ کیا کہا۔ جی تو اب دیکھو سب ہی کیا اب تک تو تم نے ایسی دل لگی نہ کی تھی جو بڑھاپے میں سوجھی ہو گیا؟"

جیسا آغا خان کی وہ مثل ہوئی کہ ایک تھے میاں مزیدار تھا جو دیکھا کر کے بار میں بہت جایا کرتے تھے۔ ایک دن ذرا دیر ہو گئی جو پہنچے حاکم نے پوچھا "کہاں دیر لگائی؟" کہا "قسمت سے ایک ہمسائی جو عاشق تھا ہمارے آج کی شب قسمت جاگی موقع مل گیا۔" وہاں صاحب بھنائے اور ڈانٹ بتائی "وہ تو آپ کو زنا کی سزا ملنی چاہیے۔"

میاں مزیدار پچھتے کہ ارے تو ہم حاکموں سے دل لگی بات کہہ دی۔ اگر ذرا دیکھو پہلے پوری کہانی سن لیجئے کر پھر کہیے۔ ہاں تو میں کیا دیکھتا ہوں جیسے ہمسائی کے پلنگ کو دبا رہا ہوں۔ آخر جو خواب ہو گیا تو کھلی تو صبح کا وقت تھا۔ ہم اٹھا غسل کیا۔ نماز پڑھی۔ صبح سے اب تک ایک اچھے تعبیر دینے والے کی تلاش میں سرگرداں رہا۔ اب حضور کو فن تعبیر خواب میں کچھ دخل ہو تو خدا کے لیے تعبیر ارشاد کیجیے کیا وہ بھی ہمسائی مجھ پر آ گئے جل کے حلال ہو جائے گی؟"

والی۔ "ذٰلِكَ فَنٌّ اَلْمَنَامْ تَاۤىٕتْ؟ تو ہوں کہو کہ تم نے خواب دیکھا۔"

مزیدار "جی ہاں۔"

معاملہ رفع دفع ہوا۔ آئی گئی ہوئی۔ میاں ہز ہائنس بھی اب چونکے تو ہرا یائی کی نظر وہ بہت ہو گئی دل لگی کو اتنا طول ہوا کہ رات بھی ختم ہو گئی ہم انھیں کی پاسبانی دہ تھی جس تعبیر کا منتظر کی پاس دل لگی کو ہو سرکاری دل لگی کا پورا جواب تھی نا تمام رہتے دیا جب ہندو مسلمانوں کا اختلاف دور ہو گیا اور دل لگی دل لگی میں صلح ہو سکی تو کا تذکرہ ہے۔

سرکار سے کہنا ہی ہے اور اب ہی بھر کر آپ کی طرح پہلے آپ یہ تو بتائیے کہ آپ کتنے پانی میں ہیں۔ صاف صاف کہہ دیجیے کہ ہم ہندوستان کو کیا رہنے کی اجازت ہیں ہم فیصلہ کریں گے، مگر بات گئی ہوئی تھی گاندھی کے کہنے پر مسلمانوں کی گفتگو ہوئی تھی کہ گاندھی کی طاقت نہ ہو گی... اب ہی بھی رہ گئی ہے تمام اس دل لگی تھی ہی۔"

وہ۔ "واللہ تمہارے مسلمان ہونے میں شک ہے تم ہر مرتبہ افضل المسلمین کو غلط پر عمل کرتی ہو۔ حالانکہ افضل المسلمین محروم ہیں سرخ بیگ سا ذکیل میاں گاندھی صاحب نہ چلاؤ۔ آخر یہ گئے ہی کیوں؟"

میں۔ "سچ تو ہے۔ حکومت کے کیل مرت گاندھی چلانے کی طاقت رکھتا ہے۔ ورنہ کہ میں مسلمان نہیں تو بھی ٹھیک ہے خدا تمہیں ایسا ہی مسلمان کر دے جیسے میاں آغا خان اور حاجی شوکت علی ہیں جنہیں اسلام کو سیاسی سے سلام ہے کہ پیٹ نا جائز طریقوں سے بھرتے جائیں اور کلمہ پڑھتے جائیں۔ سرکار پر بھی کیوں بھائی مسلمانوں تمہیں کیا چاہیے اور پلیس بھی کہیں ہے کہ بھی ہندوؤں کو کچھ دو بیجے بس اب لے بہت کچھ اسلام نے اپنا اسلام آپ جتا یہ تمہی دل لگی کی بات کریں؟ ہندوستان سے ہندوؤں کو نکال باہر کر دینا یا ان کی گنتی گھٹا دینا یا ان کے حقوق چھین کے دوسروں کو دے دینا کس کے امکان میں ہے؟ ایسی دل لگی کی باتوں کا جواب کسی کے پاس نہیں۔"

وہ۔ "کچھ بھی ہو۔ آخر نہیں ہو گا کہ سب بچ گئے آزاد اور مرکز کی باگ ڈور ہوگی انگلستان کے ہاتھ میں۔"

میں۔ "ہاں ہاں ابھی دل لگی ہوگی۔ مجھے افسوس تو اتنا ہے کہ تمہاری دشمن کی عقل ٹھکانے نہیں رہی۔ نواب صاحب کے اکلوتے نصیب کوڑا اوہ ہماس دل لگی کا تجربہ کرتا ہو تو پوچھو کیسی کیسی"

وہ۔ "بھلا کس طرح؟"

میں۔ "تمہارا ہونا یا اس کے اکلوتے لیے گھر میں مسعود

آپ ... کہ مس آزادی کا گزر ہے کچھ ... ہو گی جیسے کیا مس کا آخر ... بھی تو تمہاری ... سمجھ دار ہوں ؟

وہ :۔ تو اس سے کیا ہو گا ؟

میں :۔ کچھ نہیں وہ اپنے گھروں سے کریں گی کہ شب کو تمہارے پہلو میں ... پیسہ ... آزادی ... انشاء اللہ اب یہی چاہتے ہو تمہاری ... اور تم وہاں کرنے کا ... دے کے اپنے گھر کی ایک ... میں ... کوٹھڑی میں بند کر دوں گی ؟

وہ :۔ کیا کہا ؟

میں :۔ کچھ نہیں ۔ یہی کہ وہ اپنے گھر میں آزاد ہیں آپ گھر میں ... نہیں بڑی ہوں کہ ... آزادی کا حق لینا چاہیے وہ بھولی بھالی ... چھوٹا حصہ لے گا ؟

وہ :۔ مطلب ؟

میں :۔ تم ... جان کرنے ... چھپے رہنا ہو گی پلنگ کے پاس لگا دی جائے گی ... کی کشتی سامنے رکھی ہو گی ... نیچے اترتے ہو گے ... جب ... اسے ... وہ تو ... حکیم یا ڈاکٹر ... نیند ... کا فرض ادا کر کے ... سے ؟

وہ :۔ نہیں بیگم میں ... ہاں آئندہ

[illegible]

دور ہیں انگلیاں ایک ... سے بڑی بھولی جب اصیل شخص ... بیچارہ فرض کی ... دور ہیں کی آنکھیں ... میں ... چلی جاتی ہے ... نہیں ... شخص ... چلا جاتا ہے اور ... ہے کہ ... مشہور

کی بنا پر ایک سیڑھی بھی پہلا ڈنڈا ... ساتھیں ... اپنی ذات کو لے کر ... دوسرا ڈنڈا بھی تیار ہو رہا ہے جو اس ... سے ایک ... ہو گا اور ... برس کے بعد تم کو اختیار ہو گا کہ اس سیڑھی پر ... ہماری فیاضی ہے ... اور تمہاری ... بھی ... کی ہم وعدہ کرتے ہیں کہ جس طرح ہماری انگلیاں ترقی کرتے کرتے ... کر گئیں گی ۔ اسی طرح تم بھی آزادی کی ... ڈنڈوں کے سہارے جو ہم نے تمہارے چڑھنے کے واسطے بنائے ہیں تم گھر ... پہنچ جاؤ گے ۔ وہ ایک لاکھ بیاسی ہزار سال میں جب ... کھاتے ہوئے ہیں ایک لاکھ بیاسی ہزار برس میں انشاء اللہ تم ... کی سی آزادی تک پہنچ جاؤ گے ... مسٹر گلیسی کی ... میں ...



مکالمہ

۱ :۔ کچھ سمجھے ؟	۲ :۔ کیا دیا ؟
۱ :۔ کچھ نہیں ۔ صوبے آزاد ؟	۲ :۔ اور ہماری حکومت ؟
۱ :۔ جو تم وہ ہم ؟	۲ :۔ ٹھیک ہے مگر ۔ چہ معنی ؟

مصیبت

حضرت اکبر مرحوم ... کی ... صاحب نے ... کی ... اور ... کی روزی روز ... ہوتا جاتا ہے ۔ لفافے اور پوسٹ کارڈ کا محصول بڑھا خط لکھنا ہے ... اور ... کی جیب ... اس ... کا ... ۔ ... سی آمد ... سال ... کی ... حکومت نے ... کو ... کی وجہ سے ... کی ... آسرا ... پبلک کا ۔

... مشہور

... جائے حالانکہ ... کے درمیان ... انگلستان ... انگلیاں ... ہندوستانیوں کو ... انگلیاں اور ... کر کے ہندوستانی آزادی کا ... شلخ ... ساتھیں

پہلا ڈنڈا کی ... ایک

... ساتھیں

... کی ... کے ... دیکھئے

سیمائی اور دلربائی

معمو جاں تہذیب ہے جو کو فرزہ اور [illegible] عشق ... کو ایک جامہ ... کے سالے ... [illegible] کے میں دلربائی اور سیمائی سے ... ہو گی۔

دریا کو ... ہے کہ ... کے ...

وہ سیمائی ہے ... کہ ... ہے

بیاسی اور ... میں ... جنگ چھڑی ہوئی ہے۔ اور ... جمال ... کے ... سمجھتے ہیں ... [illegible] ... کے جو ... فرما دیتے ہیں۔ دو ... کا ایک طرف سے ... دوسری طرف سے ... کی ... ہے۔ ... ہے ... ہے ... کی ... ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ

بر ... آمد

کوئی ... ہے کہ

تیرے ... کہاں ہے

کہ ... جاں ہے

ایک ... ہے ... کی ... ہے تو ... [illegible] ... ہے ... ہے ... [illegible] ... ہے۔

... دلربائی ... ہے کہ ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے۔

... ہے کہ ... ہے

...

ہم ... ہوتے ... کیسی ... نگہ

کس کا کمال ہے ہے

... کی ... سے ... ہو جاتے ہیں

... مقابلے میں ... کی ... ہے ... ہے

... سمجھا جاتا ہے۔

... ہے کہ ... سیمائی ... کے ... نے ساتھ ...

کی ... مشہور ہے ہے

ایک سے ... ہوئے ... کیا ... نہیں

... کا ... سیمائی ... جناب ... خیال کیا اور ... کو ... جانے کے ... ہوئے تاکہ ... تقسیم ہو جائے ... [illegible] ... ہے ... ہے ... دلربائی ... ہے ... ہے ... کوئی ... نہیں ... ہے ... کی ... سے ... ہے ... دلربائی ... نہیں ... کے ... ہے ... ہے ...

تو ... آفت ہے

... ہے ... ہے

... [illegible] ... سے کام ... جائے ... رنگ ... میں باقی نہ رہے۔

... [illegible] ... میں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہیں ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہیں ... ہے ... ہے ... سبب ہیں ... ہے ... ہے ...

...

... ہے ... ہے ... کی ... ہے ... ہے ... ہے ... اب ... کی ... سے ... کوئی ... ہو ... ہے ... کہ ... ہے ... سیمائی ... دیں گے ... ہوگا ... ہے ... آپ ... ہے ... جائے۔

انتخابات

... بات ... صاحب ... ہے ... ہو گی ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہیں ... ہے ... کی ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... کی ... ہے ... ہے ... [illegible] ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ...

جلد شانزدہم　　رجسٹرڈ نمبر ا ۔ ۴۳　　اکتوبر ۱۹۲۱ء

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے پیچ پیچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اوّل کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور اُنکے گلے سے نقل کی ہوئی دُھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دُھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں اُنسے نقل کی گئی ہیں۔ بلعت یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا
کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جیسا
کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ اسکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ نازش بھی آپکو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقت
مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے
اُستادوں کا سرمایہ ناز اس میں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار۔ المشتہر [illegible] دو [illegible] لکھنؤ